12- سُورَةُ يُوسُف

آیات : 111 ...... مَكِّيَّة" ...... پیراگراف : 3
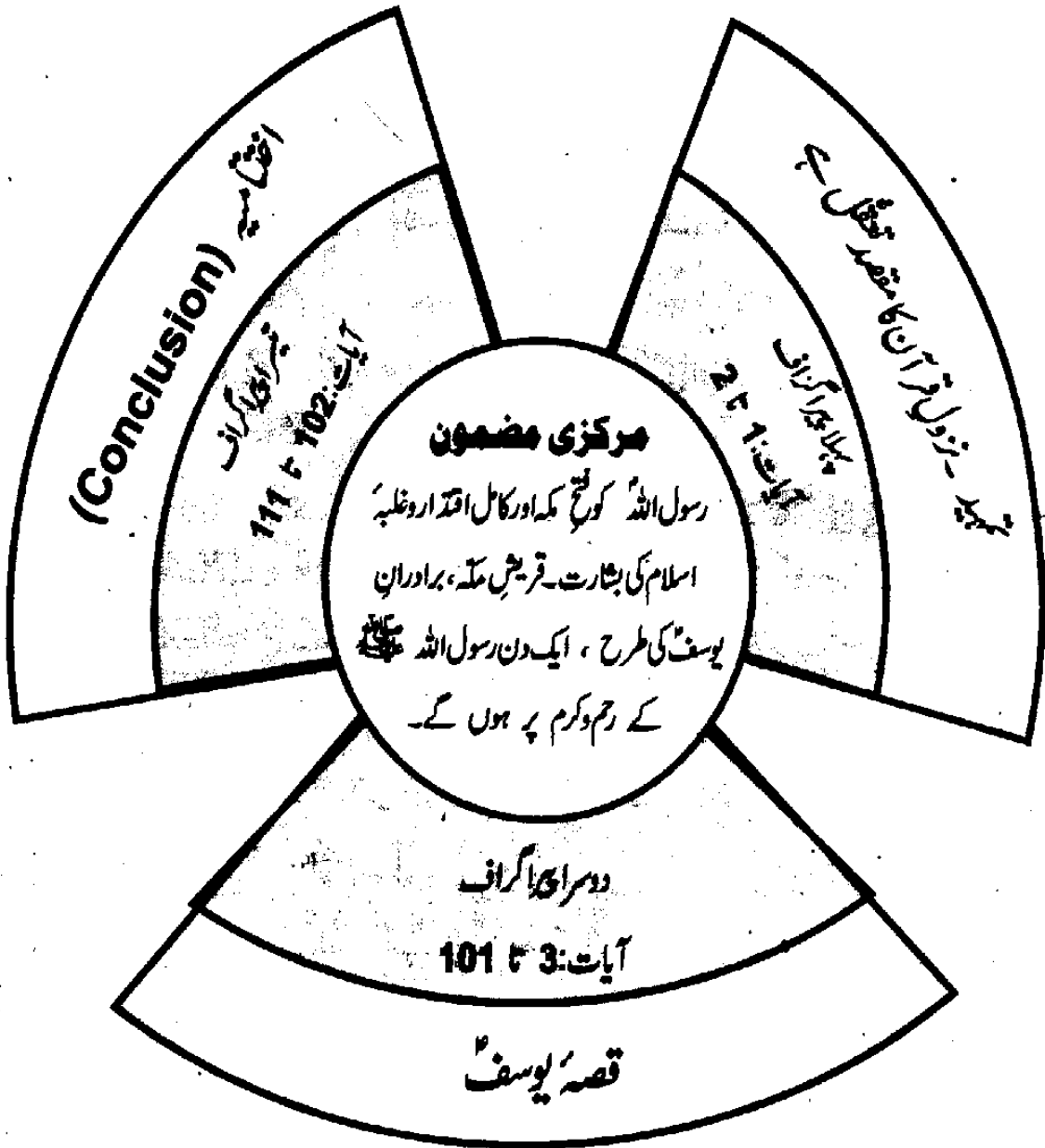
زمانۂ نزول اور پس منظر:

سورت ﴿یُوسف﴾، غالباً 12 نبوی میں ہجرت سے پہلے اور سورت ﴿ھُود﴾ کے بعد نازل ہوئی، جب رسول اللہ ﷺ کے خلاف مکے سے اخراج یا مکے میں قتل کے منصوبے بنائے جا رہے تھے اور قریشی قیادت برادرانِ یوسف کی طرح، اپنے ہی بھائیوں پر ظلم و ستم ڈھا رہی تھی، جن کا جرم محض بت پرستی کا انکار اور توحید کا اقرار تھا۔

زمانۂ نزول اور پس منظر

سورت ﴿ یُوسف ﴾، غالباً 12 نبوی میں ہجرت سے پہلے اور سورت ﴿ ھُود ﴾ کے بعد نازل ہوئی، جب رسول اللہ ﷺ کے خلاف مکے سے اِخراج یا مکے میں قتل کے منصوبے بنائے جا رہے تھے اور قریشی قیادت برادرانِ یوسف کی طرح، اپنے ہی بھائیوں پر ظلم و ستم ڈھا رہی تھی، جن کا جرم محض بت پرستی کا انکار اور توحید کا اقرار تھا۔

سورۃ ھُود کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورت ﴿ ھُود ﴾ میں قوموں کی تاریخِ ہلاکت سے ﴿اِنذار﴾ کا پہلو غالب تھا۔ یہاں سورت ﴿ یُوسف ﴾ میں مشکل حالات کے بعد آسانیوں کی ﴿تبشیر﴾ کا پہلو غالب ہے۔ توحید حق اور شرک باطل ہے، حضرت یوسفؑ جیل میں بھی توحید کی دعوت عام کرتے رہے۔

2۔ اگلی سورت ﴿الرعد﴾ میں حق و باطل (توحید و شرک) کے فرق کو عقلی اور آفاقی دلائل سے مبرہن کیا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- برادرانِ یوسفؑ کے اعتراف گناہ اور احساسِ ندامت کے بعد، حضرت یعقوبؑ نے استغفار کیا۔

حضرت یوسفؑ کے ساتھ ان کے بھائیوں کے حسد اور ظلم کے باوجود، اللہ نے مختلف آزمائشوں سے گذارنے کے بعد بالآخر انہیں مصر کے اقتدار سے نوازا۔ تمام بھائی اپنے بیوی بچوں کو لے کر اپنے والدین کے ساتھ فلسطین سے ہجرت کر کے مصر منتقل ہو گئے۔ اس موقع پر برادرانِ یوسف اپنی غلطیوں پر نادم اور شرمسار ہوئے اور ان کے لیے حضرت یعقوبؑ نے مغفرت کی دعا کی۔

﴿ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ (آیت:98)۔

حاصل کلام یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو احساسِ گناہ اور احساسِ ندامت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے ضرور نوازتا ہے۔

2- سورت یوسف میں ﴿قرآن﴾ کا تعارف بھی ملتا ہے۔

(a) قرآن مجید کو غور و فکر کے لیے عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے، تا کہ پہلے اہل عرب کو مسلمان کیا جائے اور پھر عربوں کے ذریعے بقیہ دنیا کو۔

﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴾ (آیت:2)۔

(b) رسول اللہ ﷺ کو قرآنی وحی کے ذریعے حضرت یوسفؑ کی تفصیلات بتائی گئیں۔ بنی اسرائیل کے اس قصے سے

اہل عرب ناواقف تھے۔

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ، بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ، وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ
لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ (آیت:3)۔

(c) حضرت یوسفؑ کے قصے سے مشرکین مکہ کو عبرت کا سامان فراہم کیا گیا کہ ان کے ﴿اولوا الالباب﴾ اور سوچنے والے افراد محمد ﷺ پر نازل کیے جانے والے قرآن کو ہدایت اور رحمت تسلیم کر کے ایمان لے آئیں، قرآن کوئی گھڑی ہوئی چیز نہیں ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ، مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى ، وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (آیت:111)۔

3- سورت یوسف میں دعوت توحید بھی ہے اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت بھی ہے۔

(a) حضرت یوسفؑ نے جیل کے ساتھیوں کو بتایا کہ وہ ایک ایسی قوم کو چھوڑ کر آئے ہیں، جو توحید اور آخرت دونوں کا انکار کرتی ہے۔

﴿قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا، ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ، اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ (آیت:37)۔

(b) حضرت یوسفؑ نے عقلی دلائل سے کام لیتے ہوئے جیل کے دونوں ساتھیوں کو غور وفکر کرنے اور توحید کی دعوت کو قبول کر لینے کا مشورہ دیا۔ کیا متفرق خدا بہتر ہو سکتے ہیں، یا پھر ایک خدائے غالب وقہار؟

﴿يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ ؟ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟﴾ (آیت:39)۔

(c) حضرت یوسفؑ نے شرک کی تردید کی۔ انہیں آباء پرستی سے روکا اور اللہ کا حکم سنا دیا کہ صرف ایک خدائے واحد ہی کی عبادت کی جا سکتی ہے۔

﴿مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ ، مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ، ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (آیت:40)۔

4- ﴿ اُولُوا الالباب ﴾ یعنی عقل مندوں پر واضح کیا گیا کہ حضرت یوسفؑ کے سچے قصے میں عبرت ہے۔ حق کو بالآخر فتح حاصل ہو کر رہتی ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (آیت:111)۔

5- سورت یوسفؑ میں حضرت یعقوبؑ کی زبان سے دو مرتبہ ﴿صبر جمیل﴾ کے الفاظ کے استعمال کا ذکر ہے۔

(a) پہلے بیٹے یوسفؑ کی ہلاکت کی غلط خبر سننے کے بعد بھی وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ تو تمہارے نفس کی گھڑی ہوئی بات ہے، خوبصورت صبر ہی مناسب ہے۔ اُنہوں نے اللہ ہی کو مستعان بنالیا، اُسی سے فریاد کی۔

﴿وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ، قَالَ: بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا، فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾ (آیت:18)۔

(b) دوسرے بیٹے بن یمین کے مصر میں روک لیے جانے کی خبر سن کر بھی وہ یہی کہتے ہیں کہ خوبصورت صبر ہی مناسب ہے۔ اُنہیں اللہ پر کامل ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک نہ ایک دن انہیں تمام بیٹوں سے ملا دے گا۔

﴿قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا، فَصَبْرٌ جَمِيلٌ، عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ (آیت:83)۔

6- اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو ﴿تاویل احادیث﴾ یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا تھا۔

(a) حضرت یوسفؑ کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کی تعبیر کا علم سکھایا تھا، یہ ایک تدبیر تھی، تاکہ انہیں مصر کا اقتدار مل جائے۔

﴿وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ﴾ (آیت:21)

(b) جیل میں حضرت یوسفؑ نے اپنے دو ساتھیوں کے خواب کی تعبیر ان کا کھانا آنے سے پہلے بتادی۔

﴿قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا﴾

(آیت:37)

(c) جب حضرت یوسفؑ کے والدین اور ان کے تمام بھائی مصر میں اکٹھا ہو گئے تو انہوں نے اپنے والد کو یاد دلایا کہ یہ میرے کئی سال پہلے کے خواب کی تعبیر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس خواب کو سچ کر دکھایا ہے۔

﴿وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ، قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾ (آیت:100)

(d) حضرت یوسفؑ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار تھے کہ اللہ نے انہیں بادشاہت سے نوازا، خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے کہ تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے، بندگی کی حالت میں مجھے موت

دینا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ شامل کرنا۔

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ، وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا، وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴾ (آیت:101)

7۔ قریش کو دعوت اسلام:

اللہ تعالی نے رسول کریم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ قریشِ مکہ کو صاف بتا دیں کہ اللہ شرک سے پاک ہے، ان کا سلوک بھی برادرانِ یوسفؑ کی طرح ہے۔ حضرت یوسفؑ کی طرح رسول اللہ ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ بھی، اللہ کی طرف پوری بصیرت کے ساتھ دعوت دے رہے ہیں۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ، اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ، اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (آیت:108)۔

سورۃ یُوسف کا نظمِ جلی

سورۃ یوسف تین (3) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 2 : پہلے پیراگراف میں، تمہید (Introduction)۔نزولِ قرآن کا مقصد تعقّل ہے:

ابتدائی دو آیات تمہیدی ہیں، جن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عربی زبان میں نازل کیے گئے قرآن پر غور و فکر کیا جائے اور سورۃ یوسفؑ میں بیان کردہ سچے قصے سے عبرت حاصل کی جائے، جس قصے کو قرآن نے ﴿احسن القصص﴾ کا نام دیا ہے۔

2- آیات 3 تا 101 : دوسرے پیراگراف میں حضرت یوسفؑ کا قصہ بیان کیا گیا ہے:

اس پیراگراف کے دس (10) ذیلی پیراگراف ہیں۔

(1) پہلے ذیلی پیراگراف (آیات 3 تا 20) میں حضرت یوسفؑ کے خواب اور ان کے بھائیوں کی سازش کا ذکر ہے۔

حضرت یوسفؑ نے خواب دیکھا کہ چاند، سورج اور گیارہ ستارے انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ خواب اپنے والد کو سنایا۔ والد نے نصیحت کی کہ اس کا تذکرہ اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی ان سے حسد کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت یوسفؑ کو بہانے سے جنگل لے جا کر ایک اندھے کنوئیں میں پھینک دیا اور والد کے پاس ایک خون کی قمیص لے کر آئے اور کہا کہ یوسفؑ کو بھیڑیے نے کھا لیا ہے۔ حضرت یعقوبؑ نے صبرِ جمیل کا مظاہرہ کیا ایک تجارتی قافلہ حضرت یوسفؑ کو فلسطین سے مصر لے گیا اور وہاں انہیں فروخت کر دیا۔

(2) دوسرے ذیلی پیراگراف (آیات 21 تا 35) میں سرزمینِ مصر پر حضرت یوسفؑ کی آزمائشوں کا تذکرہ ہے۔

حضرت یوسفؑ مصر پہنچے۔ اُنہیں ایک امیر آدمی نے خرید لیا اور گھر لے گیا۔ اس نے اپنی بیوی کو نصیحت کی کہ ان کے

ساتھ حسنِ سلوک کرے۔ حضرت یوسفؑ بہت خوبصورت تھے۔ امیر کی بیوی ان کی محبت میں گرفتار ہوگئی۔ چنانچہ اس نے دروازہ بند کر کے انہیں گناہ پر اکسایا، پھر پکڑے جانے پر الٹا حضرت یوسفؑ پر الزام لگا دیا، لیکن عورت ہی کے خاندان سے ایک آدمی نے عورت کو ملامت کی۔ عورت نے اپنی سہیلیوں کو بلا کر حضرت یوسفؑ کو دکھایا۔ عورتیں انہیں دیکھتی ہی رہ گئیں اور انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے۔

بالآخر عورت نے حضرت یوسفؑ کو دھمکی دی کہ وہ اس کی بات مانیں، ورنہ وہ انہیں جیل بھیج دے گی۔ حضرت یوسفؑ بہت ثابت قدم رہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے قید منظور ہے لیکن وہ منظور نہیں جس کی طرف یہ عورت مجھے دعوت دے رہی ہے۔ نتیجہ یہی نکلا کہ حضرت یوسفؑ کو اپنی بے گناہی کے باوجود جیل جانا پڑا۔

(3) تیسرے ذیلی پیراگراف (آیات 36 تا 42) میں حضرت یوسفؑ کی جیل میں اشاعتِ توحید اور دعوت کا ذکر ہے۔

جیل میں حضرت یوسفؑ کو دو اور قیدیوں کی رفاقت نصیب ہوئی۔ انہوں نے ایک خواب دیکھا اور حضرت یوسفؑ سے تعبیر پوچھی۔ حضرت یوسفؑ نے انہیں عقیدۂ توحید کی دعوت دی اور خواب کی تعبیر بیان کی۔ ان میں سے ایک آدمی جیل سے چھوٹ گیا۔ اس سے حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تم میرا ذکر بادشاہ سے کرنا، جس کے پاس تم جا کر ملازمت کرو گے۔

(4) چوتھے ذیلی پیراگراف (آیات 43 تا 57) میں بادشاہ مصر کے خواب اور خزائنِ مصر پر حضرت یوسفؑ جیسی صالح قیادت کی تعیناتی کا بیان ہے۔

بادشاہ نے ایک خواب دیکھا۔ اہل دربار سے تعبیر پوچھی۔ اس وقت ملازم کو یاد آیا کہ خوابوں کی بہترین تعبیر تو حضرت یوسفؑ بتا سکتے ہیں، جو قید خانے میں ہیں۔ حضرت یوسفؑ نے تعبیر بتائی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ انہیں اپنا معاون بنالے۔ حضرت یوسفؑ نے جیل سے اس وقت تک نکلنے سے انکار کر دیا، جب تک ان پر لگائے گئے جھوٹے الزام سے براءت نہیں ہو جاتی۔ عورت نے اپنی غلطی اور حضرت یوسفؑ کی بے گناہی کا اقرار کر لیا۔ اس طرح حضرت یوسفؑ جیل سے چھوٹ کر مصر کے حکمران بن گئے۔

(5) پانچویں ذیلی پیراگراف (آیات 58 تا 68) میں برادرانِ یوسفؑ کی مصر میں پہلی آمد کا ذکر اور حضرت یوسفؑ کا بن یمین کو فلسطین سے مصر لے آنے کا مطالبہ ہے۔

فلسطین میں قحط پڑا۔ برادرانِ یوسف پہلی مرتبہ مصر آئے۔ بادشاہ سے غلہ مانگا۔ حضرت یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا، لیکن وہ انہیں پہچان نہ سکے۔ حضرت یوسفؑ نے ان کے ساتھ احسان کیا اور کہا اگلی دفعہ اپنے ساتھ اپنے بھائی بن یمین کو بھی لے آنا۔ وہ فلسطین پہنچے۔ والد حضرت یعقوبؑ نے دوسرے بیٹے بن یمین کو بھیجنے میں پس و پیش کیا، لیکن جب انہوں نے پختہ قسم کھالی تو بن یمین کو مصر روانہ کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔

(6) چھٹے ذیلی پیراگراف (آیات 69 تا 79) میں برادرانِ یوسفؑ کی مصر میں دوسری آمد اور بن یمین کو روکنے کے

لئے الٰہی تدبیر کا بیان ہے۔

برادرانِ یوسف، بن یمین کو لے کر دوسری مرتبہ مصر پہنچے۔ایک تدبیر کے ذریعے حضرت یوسفؑ نے اپنے سگے بھائی بن یمین کو روک لیا۔

(7) ساتویں ذیلی پیراگراف (آیات 80 تا 87) میں بن یمین کو روک لیے جانے پر، بڑے بھائی کی غیرت اور حضرت یعقوبؑ کے صبرِ جمیل کا تذکرہ ہے۔

بن یمین کے روک لیے جانے پر بھائیوں نے باہمی مشاورت کی۔ پھر یہ فلسطین واپس پہنچے۔حضرت یعقوبؑ سے اس کا ذکر کیا۔دوسرے بیٹے سے محرومی کے بعد بھی حضرت یعقوبؑ نے صبرِ جمیل کا مظاہرہ کیا۔انہیں حضرت یوسفؑ سے بہت محبت تھی،لیکن اللہ تعالی پر کامل توکل کیا کرتے تھے۔ بیٹوں کو حکم دیا کہ مصر جا کر انہیں تلاش کریں۔

(8) آٹھویں ذیلی پیراگراف (آیات 88 تا 92) میں برادرانِ یوسفؑ کی سرزمین مصر میں تیسری آمد،اوران کے اعترافِ گناہ کا تذکرہ ہے۔

بردرانِ یوسف تیسری مرتبہ مصر پہنچے۔ حضرت یوسفؑ سے احسان کے طالب ہوئے۔اس مرتبہ حضرت یوسفؑ نے حقیقت بتادی اوراپنے آپ کو ظاہر کردیا۔بھائیوں نے معافی مانگ لی۔

(9) نویں ذیلی پیراگراف (آیات 93 تا 98) میں حضرت یوسفؑ کی قمیض کے معجزے اور حضرت یعقوبؑ کے استغفار کا بیان ہے۔

حضرت یوسفؑ نے اپنی قمیص بھائیوں کو دی کہ اسے والد کے چہرے پر ڈالا جائے، معجزانہ طور پر ان کی بینائی لوٹ آئے گی۔قافلہ مصر سے فلسطین کی طرف روانہ ہوتے ہی ادھر فلسطین میں حضرت یعقوب کہنے لگے کہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے۔قمیص والد کے چہرے پر ڈالی گئی اوران کی بینائی لوٹ آئی۔

(10) دسویں ذیلی پیراگراف (آیات 99 تا 101) میں برادرانِ یوسفؑ کی والدین کے ساتھ بغرضِ ہجرت مصر میں چوتھی مرتبہ آمد کا بیان ہے اور حضرت یوسفؑ کے شکر کا تذکرہ ہے۔

برادرانِ یوسفؑ نے اپنے والد سے معافی مانگی کہ انہوں نے حضرت یوسفؑ کو ایک خشک کنوئیں میں پھینک دیا تھا۔والد نے ان سب کی مغفرت کے لیے اللہ سے دعا کی۔ پھر تمام بھائی اپنے والد،اپنی والدہ اوراپنی بیوی بچوں کے ساتھ مستقل ہجرت کی غرض سے مصر منتقل ہوگئے۔ حضرت یوسفؑ نے والد،والدہ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا۔ بھائی مطیع وفرمان ہو گئے۔اس موقع پر حضرت یوسفؑ نے کہا کہ یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے،جو میں نے کئی سال پہلے دیکھا تھا کہ چاند، سورج اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کررہے ہیں۔

اس موقع پر حضرت یوسفؑ نے اللہ تعالی کا شکرادا کرتے ہوئے دعا کی کہ اُسی نے انہیں بادشاہت سے نوازا ہے،خوابوں کی

تعبیر کا علم عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی دنیا اور آخرت میں ان کا ولی اور سرپرست ہے۔ مجھے بندگی کی حالت میں موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ شامل کرنا۔

3- آیات 102 تا 111: تیسرا اور آخری پیراگراف اختتامیہ (Conclusion) ہے:

مشرکینِ مکہ اور اقوامِ عالم سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ حضرت یوسفؑ کے قصے سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ قریش کو ناگہانی عذاب کی دھمکی دی گئی۔

مشرکینِ مکہ کا رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کے ساتھ سلوک بالکل اُسی طرح تھا، جس طرح برادرانِ یوسفؑ کا حضرت یوسفؑ کے ساتھ۔ آپ ﷺ کو بھی شعب ابی طالب میں تین سال کے لیے محصور کر دیا گیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کو ہدایت کی گئی کہ وہ بھی حضرت یوسفؑ کی طرح دعوتِ توحید کا کام ﴿علی بصیرہ﴾ جاری رکھیں۔

مشرکین پر یہ بات واضح کی گئی کہ ماضی کے تمام پیغمبر بھی انسان ہی ہوئے ہیں، اس لیے انہیں محمد ﷺ کو انسان ہونے کے باوجود رسول تسلیم کر لینا چاہیے، اور غور و فکر سے کام لے کر ﴿اولوا الالباب﴾ یعنی عقل مند بن کر قرآن پر ایمان لانا چاہیے جو اہلِ ایمان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

مرکزی مضمون

سول اللہ ﷺ کو فتح مکہ اور کامل اقتدار و غلبۂ اسلام کی بشارت۔ قریشِ مکہ، برادرانِ یوسفؑ کی طرح، ایک دن رسول اللہ ﷺ کے رحم و کرم پر ہوں گے۔ عقل مندوں کو تاریخ سے عبرت حاصل کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی ﴿دعوت اِلی اللّٰہ علیٰ بَصِیْرَۃ﴾ کو قبول کر لینا چاہیے۔